روزنامہ

CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

منگل 10- اکتوبر 2000ء - 11 رجب 1421 ہجری - 10- اخاء 1379 ہش جلد 50-85 نمبر231

دردوں سے نجات کی دعا

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جسم میں دردوں کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو۔ اور تین بار بسم اللہ پڑھو۔ پھر سات مرتبہ یہ دعا کرو۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ وَقُدرَتِہٖ مِن شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس شر سے جو مجھے لاحق ہے اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب وضع یدہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات

ہر روز دعا کے لئے خط لکھنے والے کو فرمایا بہت اچھا کرتے ہو جو مجھے یاد کراتے رہتے ہو

صبح کی نماز قضا ہونے پر ایک رفیق نے دعا کی درخواست کی پھر کبھی نماز قضا نہ ہوئی

ایک شدید بیمار کو خربوزہ کھانے کو دیا وہ کھانے سے معاً بیماری جاتی رہی

ہمارے خدا میں طاقت ہے کہ لڑکیوں کا سلسلہ ہی بند کر دے۔ اس کے بعد سات لڑکے پیدا ہوئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6۔ اکتوبر 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن۔ 6۔ اکتوبر 2000ء ۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ جاری رکھا۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور دیگر کئی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے واقعات بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ میرے لڑکے فوت ہو گئے اور اولاد کی امید نہیں میرے لئے دعا کریں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا آپ گھبرائیں نہیں میں دعا کروں گا۔ چنانچہ دس ماہ کے بعد ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت مدد خان صاحب نے قادیان رہنے کا ارادہ کر لیا تو روزانہ ایک خط دعا کیلئے حضور کی خدمت میں بھجواتے اور محسوس کرتے کہ کہیں حضور ناراض نہ ہو جائیں کہ ہر وقت تنگ کرتے ہو مگر ان کا خیال بالکل غلط نکلا ایک روز حضور نے تحریراً جواب دیا کہ بہت اچھا کرتے ہو جو مجھے یاد کراتے رہتے ہو میں دعا کرتا رہتا ہوں یاد دہانی کرواتے رہو آپ کی شادی ہو جائے گی۔ حضرت مدد خان صاحب حیران ہوئے کہ میں نے تو کبھی شادی کیلئے عرض ہی نہیں کیا۔ چنانچہ اس کے دو ماہ کے اندر ان کی شادی ہو گئی۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ دعا کریں میری صبح کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں نے دعا کی ہے آپ استغفار اور درود کثرت سے پڑھا کریں اس کے بعد وہ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ وقت پر میری آنکھ کھل جاتی ہے شاذ و نادر ہی کبھی بیماری میں نماز قضا ہو تو ہو ورنہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنکھ نہ کھلی ہو۔ آپ کے ایک رفیق پر عیسائیوں نے مقدمہ کر دیا۔ حالات مقدمہ سے لگتا تھا کہ سزا ہو جائے گی۔ ان کے دادا ایک دن سخت پریشانی کی حالت میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے دعا کی تو اللہ نے الہاماً بتایا کہ دشمنوں کے شر سے بچایا جائے گا۔ چنانچہ غیر متوقع طور پر بریت ہو گئی۔ ایک دفعہ بارش نہ ہوئی تو حضور نے دعا کی مسلسل ایک ہفتہ بارش ہوتی رہی حتیٰ کہ لوگ تنگ آ گئے۔ ایک رفیق کی بیوی نے حضور کو شہتوت توڑ کر دیئے آپ نے اسے دعا دی خدا اس کو بیٹا دے۔ بیٹا ہوا مگر ڈیڑھ سال بعد فوت ہو گیا حضرت مسیح موعود نے فرمایا اس کی وفات پر صبر کرو اور دوسرے کی انتظار کرو چنانچہ اللہ نے دوسرا بیٹا عطا کر دیا۔ ایک رفیق سخت بیمار ہوئے۔ گھر والوں نے سوچا کہ فوت ہو گئے حضرت مسیح موعود کی دعا سے آدھی رات کے بعد جسم میں حرکت ہوئی اور بیماری بھی دور ہو گئی۔ ایک شدید بیمار کو خربوزہ دیا کہ اسے کھلا دیں وہ خربوزہ کھانے سے معاً بیماری جاتی رہی۔ ایک شدید بیمار لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی پندرہ منٹ میں اسے آرام آ گیا۔ ایک شخص قادیان آرہا تھا کہ بٹالہ میں آ کر اسے سخت بخار ہو گیا اسی حالت میں قادیان پہنچا حضور کی محفل میں گیا۔ اور معاً تیز بخار اتر گیا۔ حضرت مفتی فضل الرحمان صاحب کے دو بیٹے فوت ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود نے دوسرے بیٹے کی وفات پر تعزیت کی اور نعم البدل کی دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر بیٹی ہوئی تو نعم البدل تو نہ ہو گا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہمارے خدا کو طاقت ہے کہ لڑکیوں کا سلسلہ ہی بند کر دے چنانچہ اس دعا کے بعد سات لڑکے پیدا ہوئے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد دعا کے بارے میں پیش فرمایا کہ یہ بات ارباب کشف و کمال سے ثابت ہے کہ کامل کی دعا میں قوت تکوین ہوتی ہے جو عالم سفلی و علوی میں تصرف کرتی ہے۔ خدا کی پاک کتب میں اس کی نظیریں کم نہیں۔

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 87 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں ابھی آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح تقریباً پانچ صد مستحق احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہر قسم کے پھولدار پودوں کے حصول کے لئے گلشن احمد نرسری سے رابطہ کیجئے

خطبہ جمعہ

بڑے بڑے دنیاوی حیثیتوں کے مالک لوگ بھی جلسہ پر تنگی سے گزارہ کرنے پر خوشی محسوس کیا کرتے تھے

جو اپنی قوم میں معزز ہیں وہ تمہارے پاس جب آئیں تو ان کی بھی اچھی طرح خاطر مدارات کرو

قادیان اور ربوہ میں مہمانوں کی خدمت کی حسین یادوں کا پر لطف تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 21 جولائی 2000ء بمطابق 21 وفا 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ الحشر کی آیت نمبر 10 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی۔ وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو ان (مہاجروں) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

جیسا کہ آیت کے عنوان سے ظاہر ہے اس دفعہ درمیان میں وہ دعاؤں پر مشتمل جو سلسلہ جاری تھا وہ جلسہ کے قرب کی وجہ سے روک کر اب مہمان نوازی سے متعلق میں چند ہدایات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ مقامی لوگ جو خدمت کر رہے ہیں آنے والوں کی' ان کو بھی ہدایتیں اور وہ جو تشریف لا رہے ہیں دور دور سے ان کے لئے بھی کچھ ہدایات ہیں۔

سب سے پہلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت بیان کرتا ہوں جو ابن ماجہ ابواب الادب میں درج ہے۔ فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو اس کی حیثیت کے مطابق اس کی عزت اور تکریم کرو۔ بعض دفعہ لوگوں کے دل میں ایک وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ بظاہر بڑے بڑے لوگ ہیں ان کی خاطر الگ کھانے پکائے جا رہے ہیں' خاطریں کی جا رہی ہیں تو سنت رسول ؐ سے ہٹ کر نہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا کہ جو اپنی قوم میں معزز ہیں وہ تمہارے پاس جب آئیں تو ان کی بھی اسی طرح خاطر مدارات کرو۔ تو جو مخلصین احمدی ہیں وہ تو خوش ہوتے ہیں اسے دیکھ کر ان کے دل میں کسی قسم کا قلق پیدا نہیں ہوتا۔

ایک اور روایت حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو مسلم کتاب البر سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو' اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔

تو جو آنے والے ہیں ان سے مسکرا کر بات کرنا بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ پس اس پہلو سے خیال رکھیں کہ سب آنے والوں کو خوشی کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا کریں اور اگر کچھ کہنا نہیں تو کم سے کم مسکرا کے ہی دیکھیں۔

ایک روایت حضرت ابوذر غفاری ؓ کی ترمذی میں درج ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔ اور بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا تیرے لئے صدقہ ہے اور کسی نابینا کے رستہ چلنے میں مدد کرنا تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور پتھر' کانٹا یا ہڈی کو راستے سے ہٹا دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈال دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔

عقبہ بن عامر مسند احمد بن حنبل کی روایت کے مطابق بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا خیر فی من لا یضیف کہ جو مہمان نوازی نہیں کرتا اس کے لئے کوئی خیر و برکت نہیں۔

ایک روایت ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کونسا اسلام سب سے بہتر ہے۔ فرمایا ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں سلام کہو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان - باب اطعام الطعام من الاسلام)

اب یہ عجیب بات ہے کہ سوال اسلام کے متعلق ہے کونسا اسلام بہتر ہے تو اس پر آپ کا یہ فرمانا کہ ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرنگوں ہو جاتا ہے وہ اس کے بندوں کی بھی خدمت کرتا ہے اور ان کو کھانا کھلاتا ہے اور ہر شخص کو اس کا پیغام دیتا ہے۔ (دین حق) کے نام میں ہی امن کا پیغام دینا شامل ہے۔ پس جس کو جانتے ہو اس کو بھی' جس کو نہیں جانتے اس کو بھی سلام کہا کرو۔ قادیان میں مجھے یاد ہے

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

ایک بہت پیارا دستور تھا کہ دور دور سے آنے والوں کو بعض لوگ اس خیال سے کہ پہل ہم کریں پہلے ہی بہت اونچی آواز میں سلام کر دیا کرتے تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب (ـ) کی بھی یہی سنت تھی۔ آپ ہمیشہ بلند آواز سے دور سے آنے والے کو سلام کہہ دیا کرتے تھے اور ہمارے استاد حضرت حافظ رمضان صاحب مرحوم وہ تو اتنی دور سے سلام کر دیا کرتے تھے کہ بعض دفعہ کسی گائے یا بکری کی چاپ کی آہٹ پر بھی یہ سمجھ کر کہ یہ کسی انسان کے پاؤں کی آواز ہو دور سے السلام علیکم کہہ دیا کرتے تھے۔ تو اللہ کے ہاں ان کا یہ سلام بہت مقبول ہوگا' بہت ہی پیارا وجود تھا۔

ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو صحیح مسلم کتاب الایمان سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ جب کہے تو اچھی بات کہے ورنہ خاموش ہو جائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

ایک روایت ابوداؤد سے لی گئی ہے جو ابی شریح الکعبی سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات تک اس کی خدمت تو اس کا انعام شمار ہوگی یعنی وہ تو اس کے ایک نفل کے طور پر ہوگا اور تین دن تک جو مہمان نوازی ہے یہ ہر (احمدی) پر فرض ہے۔ اس کے بعد کی خدمت صدقہ ہے اور اس مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اس کے ہاں ٹھہریں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الاطعمۃ) تین دن کے بعد اگر ذاتی تعلقات ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ خوشی سے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے تو یہ ایک الگ معاملہ ہے۔ مگر اگر ذاتی تعلقات نہیں محض اس کی مہمان نوازی کی خاطر کسی نے اس کو اپنے گھر رکھا ہے نامعلوم شخص ہے تو تین دن کے بعد اجازت لے۔ پھر اگر وہ خوشی سے اجازت دے اور دل کی خوشی سے اسے رکھنا چاہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میزبان کی ایک نیکی ہے جو اللہ اسے قبول فرمائے گا۔

ایک روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو سنن ترمذی میں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہیں کہ ان کے اندر سے باہر والے حصوں کو دیکھا جا سکتا ہے اور باہر سے اندر والے حصوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کی 'یا رسول اللہ! یہ کن کے لئے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کے لئے جنہوں نے خوش کلامی کی' کھانا کھلایا' باقاعدگی سے روزے رکھے اور خدا کی خاطر رات کے وقت اس حال میں نماز ادا کی کہ لوگ سو رہے ہوں۔

(سنن ترمذی کتاب البر و الصلۃ۔ باب ما جاء فی قول المعروف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بہت گہری حکمتیں مخفی ہوتی ہیں۔ اب یہ بالا خانے جنت میں جو دو طرفہ دیکھے جا سکتے ہیں ان لوگوں کے لئے ہیں جنہوں نے خدا کی خاطر چھپ کر قربانیاں دی تھیں' رات کو اٹھے' روزے رکھے' جب کسی غریب کو بھی دیا تو چھپا کر دیا تو ان کی نیکیوں کو خدا جنت میں برسرعام مشہور کر دے گا۔ بعض کی تو بدیاں مشہور کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔ لیکن وہ جو نیکیاں چھپا کے کرتے ہیں ان کی نیکیوں کو مشہور کیا جائے گا اور جن لوگوں سے وہ نیکیاں کیا کرتے تھے وہ بھی ان کو دکھائے جائیں گے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے جو جنت میں خدا کے متقی بندوں کو نصیب ہوگا۔

ایک روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے صحیح بخاری میں مروی ہے۔ لمبی روایت ہے جس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے اپنی ازواج کی طرف پیغام بھجوایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ اپنے مہمان اپنے خاص مخلص صحابہ کو بانٹ دیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا کہ حضور میں انتظام کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ روایت بارہا بیان ہو چکی ہے لیکن ہر دفعہ ایک نیا لطف دیتی ہے۔ ایک عظیم الشان روایت ہے۔ چنانچہ وہ اس کے ساتھ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارت کا انتظام کرو۔ تو جو بھی اب مہمان آئیں گے یاد رکھیں یہ حضرت اقدس (ـ) مسیح موعود کے مہمان ہیں۔ اس نیت سے اگر آپ مہمانوں کی خدمت کریں گے تو آپ کو بہت ثواب ہوگا۔ بیوی نے جواباً کہا گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا کھانا تیار کرو پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا' چراغ جلایا' بچوں کو بھوکا ہی سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تاکہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ اب یہ ادا ان کی اتنی پسند آئی اللہ تعالیٰ کو کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خود اس کی خبر دی۔ چنانچہ جب صبح وہ صحابی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے رات والے فعل سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنس دیا۔ کہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔"

(صحیح بخاری کتاب المناقب)

ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے وہ ابن ماجہ میں بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو اس کی حیثیت کے مطابق اس کی تکریم کرو۔ یہ پہلے بھی روایت گزر چکی ہے اب پھر ہے اور میں تاکید کرتا ہوں کہ جو بھی معززین کسی کے ہاں تشریف لائیں یا جماعت کے مہمان ہوں ان کی پوری عزت و تکریم کی جانی چاہئے۔

ایک روایت مسلم کتاب البر میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معمولی نیکی کو حقیر نہ سمجھو' اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔

ایک روایت ترمذی میں حضرت ابوذر غفاریؓ کی یوں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے بھائی سے تیرا مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔ بھٹکے ہوئے کو رستہ دکھانا بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور کسی نابینا کی رستہ چلنے میں مدد کرنا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور پتھر' کانٹا یا ہڈی رستہ سے ہٹا دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے ڈول میں سے اپنے

بھائی کے ڈول میں کچھ ڈال دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔

ایک روایت مسلم کتاب الحج میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سفر کے ارادہ سے جب اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا مانگتے "پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمادیا اور ہم اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

تو اب تو اونٹوں کا زمانہ نہیں۔ اب خدا نے ریل گاڑیوں، ہوائی جہازوں وغیرہ، ان سواریوں کا زمانہ بنادیا ہے کہ جس طرح اونٹوں پر بیٹھنے والوں کو ان کی تسخیر کی طاقت نہیں تھی اللہ کے فضل سے وہ مسخر ہوئے تھے اسی طرح اب یہ نئی سواریاں خواہ ہوائی جہاز ہوں یا ریل گاڑیاں ہوں، جو بھی موٹر کاریں وغیرہ یہ سارے اللہ کے حکم سے آپ کے لئے مسخر ہیں اور یہ گہرا خدا کی قدرت کا نظام ہے کہ جب اس نے پسند فرمایا اس وقت وہ ایجادیں انسان نے دریافت کیں جن کا خدا تعالیٰ نے پہلے سے ہی یہ انتظام کر رکھا تھا۔ اب دیکھو ریل گاڑی اس وقت ایجاد ہوئی جب ایکسٹرنل Combustion انجن یا کوئلہ وغیرہ سے گاڑیاں چلائی جاتی تھیں اور اس وقت خدا تعالیٰ نے کوئلے اور لکڑی وغیرہ کے ذریعہ جو باہر انسان کو دکھائی دیتے تھے یا زمین میں سے کھودتے تھے ان گاڑیوں کا انتظام کر رکھا تھا۔ تو دو نظام ہیں۔ ایک ہے ایکسٹرنل Combustion انجن کہ باہر سے گرمی دے کر انجن کو چلایا جاتا ہے اور ایک نظام ہے انٹرنل Combustion انجن، کہ انجن کے اندر پٹرول کی طرح کی چیز ڈالی جائے تو اندر سے آگ بھڑکتی ہے اور وہ اس مشین کو چلاتی ہے۔ تو یہ دونوں ضرورتیں انسان کی ایسی ہیں جن پر انسان کو ہرگز اختیار نہیں تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کے لئے مسخر کی ہیں۔

پس آنحضور ﷺ کی یہ سنت تھی کہ سواری پر چڑھتے ہوئے اس آیت کی تلاوت ضرور فرمایا کرتے تھے سبحان الذی سخرلنا ھذا و ما کنا له مقرنین و انا الی ربنا لمنقلبون۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کردیا اور ہم اپنی طاقت سے اسے مسخر کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے تھے۔ اور اگر کسی حادثہ کی وجہ سے ہمارے مقدر میں یہی ہے کہ ہم رخصت ہو جائیں خدا کے حضور تو ہم نے جانا تو وہیں ہے خواہ سوار ہوتے ہوئے جائیں یا گھر بیٹھے چلے جائیں، ہر حال میں خدا کی ہی طرف لوٹنا ہے۔ تو یہ دعا بہت ہی مؤثر دعا ہے اور کبھی بھی سواری سے پہلے اس دعا کو نہیں بھولنا چاہئے۔

ہمارے ایک احمدی پائلٹ ہوا کرتے تھے جنگ عظیم میں، انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ یہ دعا ضرور پڑھا کرتے تھے۔ صرف ایک دفعہ بھول گئے اور اسی دفعہ جہاز کو گولی لگی اور وہ زمین پہ جاپڑا۔ اگرچہ ان کی جان بچ گئی مگر وہ جہاز ضائع ہو گیا۔ تو لمبا عرصہ وہ پھر دشمن کی قید میں بھی رہے۔ تو یہ بتاتے تھے مجھے قطعی طور پر یاد ہے کہ اس دفعہ جو مقدر تھا وہی ہوا۔ میں اس دعا کو بھول گیا اور پھر وہ حادثہ پیش آگیا۔ تو آپ لوگ بھی حضور اکرم ﷺ کی اس دعا کو اچھی طرح یاد رکھیں اور اس کی وجہ سے جماعت کو دکھ نہ پہنچائیں۔ بارہا نصیحت کی جاتی ہے، لکھ لکھ کر کاغذ لگایا جاتا ہے موٹروں کے شیشوں پر کہ دیکھو اگر نیند آرہی ہے تو ایک جگہ کھڑے ہو جاؤ، آرام کر لو، اگر خطرہ ہو نوکری جانے کا تو بے شک نوکری چلی جائے لیکن جان کی فکر کرو کیونکہ تمہاری جان کی وجہ سے ساری جماعت احمدیہ کو صدمہ پہنچتا ہے۔ تو کیوں ہمیں دکھ پہنچاتے ہو۔ اس لئے اب پھر یہ تاکید کرتا ہوں کہ ہر جگہ احتیاط کریں، بہت احتیاط سے کام لیں۔ پھر اس کے باوجود اگر خدا کے ہاں یہی مقدر ہے تو وہ ہو کے رہے گا۔

پھر آنحضرت ﷺ یہ بھی دعا کیا کرتے تھے کہ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے ہی اپنے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ اے ہمارے خدا تو ہی ہمارا یہ سفر آسان کردے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ "دوری کو لپیٹ دے" کا مطلب یہ ہے کہ بظاہر دور کا سفر نظر آتا ہے لیکن جلدی سے طے ہو جائے اور رستہ کی دقتوں کی وجہ سے لمبا سفر معلوم نہ ہو۔ پھر عرض کرتے ہیں: اے ہمارے خدا تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں خبر گیر ہو جا۔ اے ہمارے خدا میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل و عیال میں برے نتیجے سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک چیز کا خیال رکھا ہے، ایک ایک چیز میں ہمیں دعائیں سکھائیں۔ اللہ بے انتہا رحمتیں نازل فرمائے آپؐ پر کہ آپؐ نے ایک چھوٹی سی چیز کو بھی نظرانداز نہیں کیا۔ "سفر میں بے چین کردینے والے مناظر سے" بعض دفعہ رستے چلتے بہت ہی دردناک حادثہ دکھائی دیتا ہے جس سے انسان کی طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور بھی بے چین کرنے والے مناظر سفر کے دوران پیش آتے ہیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ بھی دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ ایسے مناظر سے تمہیں بچالے اور پھر اہل و عیال میں برے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ یہ نہ ہو کہ ہم لوٹیں تو ہمارے اہل و عیال میں کوئی ایسی تبدیلی واقع ہو چکی ہو جو ناپسندیدہ ہو۔ پھر جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا کرتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے: ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے، عبادت گزار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔

(صحیح مسلم کتاب الحج)

ایک روایت مسلم کتاب الذکر میں حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس کی شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پناہ چاہتا ہوں تو اس شخص کو یہاں کی رہائش ترک کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

اب میں آخر پر حضرت مسیح موعود (۔) کے بعض اقتباسات اور آپ کی مہمان نوازی کے بعض واقعات جو آپ کے خدام نے بیان کئے ہیں پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود (۔) نے فتح اسلام میں جو ابتدائی زمانہ کی کتاب ہے وہ تمام شاخیں بیان کردی ہیں جن کا جماعت سے، مہمان نوازی سے، آنے والوں سے، جانے والوں سے، ہر قسم کے مستقبل میں جماعت کی ضرورتیں پیش آنے سے (دعوت الی اللہ) کے مسائل میں ان کو فائدہ پہنچانے والی باتوں سے آگاہ فرمادیا ہے اور پانچ شاخیں بیان کی ہیں جن میں ہر شاخ کے متعلق الگ الگ نصیحت ہے۔

"تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔" اس میں آپ نے ان کو بھی شامل فرمالیا جو دیگر اغراض کی وجہ سے آتے اس لئے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ کیا غرض لے کر آیا ہے۔ اگر وہ اپنی دنیوی غرض سے بھی آگیا ہے تو اس کی بھی عزت و تکریم کی جائے۔ "جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان سات

برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے۔"

اب تو سب دنیا میں لکھو کھا مہمان آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود(۔) کے مہمان کے طور پر ہر جگہ دنیا میں جلسے ہو رہے ہیں' ہر جگہ مہمان نوازی کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں اس لئے بلاشبہ میرے اندازہ کے مطابق کم سے کم دس لاکھ مہمان تو اس زمانہ میں ضرور ہیں جو حضرت مسیح موعود(۔) کے دسترخوان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں دیکھیں کہ سات سالوں میں ساٹھ ہزار لیکن سوال یہ ہے کہ اس زمانہ میں خدمت کرنے والے کتنے تھے۔ بہت ہی کم اور جو چند ایک خدمت کرنے والے تھے ان میں سب سے زیادہ خدمت کرنے والے خود حضرت مسیح موعود(۔) تھے۔ تو بے انتہا بوجھ تھا تمام کاموں کا لیکن اس کے باوجود مہمان نوازی کو آپ نے نظرانداز نہیں فرمایا۔

فرماتے ہیں: "جس قدر ان میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور ان کے مشکلات حل کر دیئے گئے اور ان کی کمزوری کو دور کر دیا گیا' اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے۔" اپنی طرف سے تو حضرت مسیح موعود(۔) نے ان کی سب سے بڑھ کر مہمان نوازی یہی کی کہ ان کو نصیحتیں کر کے 'ان کے اندرونی حالات کی اصلاح فرمائی۔ "مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں۔" اور آجکل اس کا بھی سلسلہ سب دنیا میں پھیل چکا ہے۔ "یا اپنی طرف سے محل اور موقع کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت۔" یعنی تحریری پیغام پہنچانے کی نسبت۔ "نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے۔" (فتح اسلام روحانی خزائن جلد سوم ص 14' 15) چنانچہ ابھی اپنے حالیہ انڈونیشیا کے دورہ میں بھی میں نے یہی بات دیکھی کہ تحریریں پھیلانا اور بات ہے لیکن خود سوالات کا موقع دیا جائے' بات کی جائے' سمجھایا جائے' یہ بات ہی اور ہے' اس کا اثر تحریری اشاعت کے مقابل پر بالکل مختلف ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب(۔) بیان کرتے ہیں کہ جب میں 1901ء میں ہجرت کر کے قادیان چلا آیا اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا اس وقت میرے دو بچے محمد منظور عمر پانچ سال اور عبدالسلام عمر ایک سال تھے۔ پہلے تو حضرت مسیح موعود(۔) نے مجھے وہ کمرہ رہنے کے واسطے دیا جو حضور کے اوپر والے مکان میں حضور کے رہائشی صحن اور کوچہ بندی کے اوپر والے صحن کے درمیان تھا۔ اس میں صرف دو چھوٹی چارپائیاں بچھ سکتی تھیں۔ چند ماہ ہم وہاں رہے اور چونکہ ساتھ ہی برآمدہ اور صحن میں حضرت مسیح موعود(۔) مع اہل بیت رہتے تھے اس واسطے حضرت مسیح موعود(۔) کی بولنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

ایک شب کا ذکر ہے کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت (اماں جان) حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پر ہے اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود(۔) نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بی بی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ اب یہ ہے تو قصہ مگر اس قصہ میں مہمان نوازی کی بہت ہی اعلیٰ تمثیل بیان ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں وہ قصہ یہ تھا جو میں ملحقہ کوا ٹروں میں ساری بات اچھی طرح سن رہا تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود(۔) کا یہ عجیب دلنشین قصہ یہ ہے۔ ایک دفعہ ایک جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔ رات اندھیری تھی' قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی۔ وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے' یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے۔ اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیتے ہیں تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ سارا آشیانہ تنکا تنکا نیچے پھینک دیا۔ اس مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں کے تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔

اب اس روایت کا حضرت اماں جان سے بیان کرنے کا مطلب یہ تھا کہ جتنی بھی تنگی ہو اس کو بہرحال ہمیں برداشت کرنا ہے۔ مہمان نوازی کی خاطر ہماری جان بھی جائے تو حاضر ہے اور یہ بات سن کر اس کے بعد حضرت اماں جان(۔) نے کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ اسی طرح گھر بھرا ہوا تھا کہ گویا تل دھرنے کو جگہ نہ ہو اور اس کے باوجود مہمان نوازی کے تمام تقاضے پورے کرتی رہیں۔ خدا کے فضل سے ہم نے اسی سنت کو ربوہ کے جلسہ میں دیکھا ہے کہ اس کثرت سے مہمان پھنسے ہوئے ہوتے تھے اور اللہ کے فضل سے بڑے بڑے مخلص احمدی جو دنیاوی بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے وہ بھی ایسی جگہوں میں ٹھہرنے میں فخر محسوس کیا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے جنرل اختر ملک بھی بہت بڑے عہدہ پر فائز ہونے کے باوجود اصرار کیا کرتے تھے کہ میں ایسی جگہوں میں ہی ٹھہروں گا۔ تو آج کے زمانہ میں بھی بہت سہولتیں ہو چکی ہیں مگر یاد رکھیں ان باتوں کو کہ حضرت مسیح موعود(۔) کی سنت کو جماعت نے ہمیشہ بڑی محبت اور وقار کے ساتھ دیکھا ہے اور اس پر پورا عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب بھی آپ ان کوششوں کو جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب(۔) بیان کرتے ہیں کہ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ شروع میں جب مہمانوں کی زیادہ کثرت نہیں تھی اور حضرت مسیح موعود(۔) کی صحت بھی نسبتاً بہتر تھی آپ اکثر مہمانوں کے ساتھ اپنے مکان کے مردانہ حصہ میں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے دوران میں ہر قسم کی بے تکلفانہ گفتگو جاری رہتی گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا دسترخوان بھی بچھ جاتا تھا۔ ایسے موقعوں پر آپ عموماً ہر مہمان کا خود ذاتی خیال رکھتے تھے اور اس بات کی نگرانی فرماتے تھے کہ اگر کبھی دسترخوان پر ایک سے زیادہ کھانے ہوں تو ہر شخص کے سامنے دسترخوان کی ہر چیز پہنچ جائے عموماً ہر مہمان کے متعلق دریافت فرماتے رہتے تھے کہ کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا لسی یا پان کی عادت تو نہیں اور پھر حتی الوسع ہر ایک کے لئے اس کی عادت کے موافق چیز مہیا فرماتے تھے۔ بعض اوقات اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کسی مہمان کو اچار کا شوق ہے اور اچار دسترخوان پر نہیں ہوتا تھا تو خود کھانا کھاتے کھاتے اٹھ کر اندرون خانہ تشریف لے جاتے اور اندر سے اچار لا کر ایسے مہمان کے سامنے رکھ دیتے۔ اور چونکہ آپ بہت تھوڑا کھانا کھاتے تھے اور جلد سیر ہو جاتے تھے اس لئے آپ سیر ہونے کے بعد بھی روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے منہ میں ڈالتے جاتے تھے تاکہ مہمان یہ سمجھ کر کہ حضرت مسیح موعود(۔) کھانا کھا رہے ہیں اپنے کھانے میں بے تکلفی سے مصروف رہیں۔

ایک اور روایت حضرت مسیح موعود(۔) کی مہمان نوازی کی ذکر حبیب میں مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب مہمانوں کی خاطرداری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوتے تھے آپ خود ان کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔ جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب' میاں نجم الدین صاحب وغیرہ کو تاکید فرماتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ان کی تمام ضروریات خورونوش اور رہائش کا خیال رکھا کرو۔ بعض کو تو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ سب کو واجب الاحترام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے' چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کردو۔

اب سیرت المہدی میں ایک اور روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود(۔) بیت الفکر میں (بیت) مبارک کے ساتھ والا حجرہ جو حضرت صاحب کے مکان کا حصہ ہے لیٹے ہوئے تھے اور میں پاؤں دبا رہا تھا۔ یہ روایت عبداللہ سنوری صاحب کی ہے۔ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید ملاوامل نے دستک دی۔ میں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی سے اٹھ کر تیزی سے جاکر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ بیٹھ گئے اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرو۔

ملفوظات میں ایک روایت ہے سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آگیا ہوں۔

ایسا ہی ایک مرتبہ 22۔اکتوبر 1904ء کو فرمایا کہ لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کردی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔"

اب یہ ایک بہت ہی پیارا کلمہ ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس کا حق ہے فرمایا ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ضرورت کو مدنظر رکھیں اور حضرت مسیح موعود(۔) نے اس حق کو بہت استعمال فرمایا۔ "بعض وقت کسی کو بیت الخلاء کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے تکلیف ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لئے معذور ہوں مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائم مقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔"

مفتی محمد صادق صاحب ایک اور روایت میں بیان کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت صاحب(۔) نے (بیت) مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھئے میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جب کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دے کر فرمایا کہ آپ کھانا کھایئے میں پانی لاتا ہوں۔ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتدا و پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔

ایک اور روایت سیٹھی غلام نبی صاحب کے متعلق ہے۔ ایک بہت شریف اور بڑے غریب مزاج احمدی تھے' چکوال کے رہنے والے تھے مگر راولپنڈی میں دکان کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود(۔) کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں شام کے وقت قادیان پہنچا۔ رات کو جب میں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی اور قریباً بارہ بجے کا وقت ہو گیا تو کسی نے میرے کمرہ کے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود(۔) کھڑے تھے۔ ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ حضور کو دیکھ کر میں گھبرا گیا مگر حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا کہیں سے دودھ آگیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں' آپ کو شاید دودھ کی عادت ہوگی اس لئے آپ کے لئے لے آیا ہوں۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے کہ سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں۔ یہ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے خادموں تک کی خدمت اور دلداری میں کتنی لذت پاتا ہے اور کتنی تکلیف اٹھاتا ہے۔

ایک روایت الحکم میں چھپی ہے۔ 1902ء میں یہ شائع ہوئی تھی منشی عبدالحق صاحب جب تک یہاں رہے حضرت کی مہمان نوازی کے معترف رہے اور اس کا ان کے قلب پر خاصا اثر تھا۔ میں نے ان ایام میں دیکھا کہ حضرت قریباً روزانہ منشی عبدالحق صاحب کو سیر سے واپس لوٹتے وقت یہ فرماتے کہ آپ مہمان ہیں آپ کو جس چیز کی تکلیف ہو مجھے بے تکلف کہیں کیونکہ میں تو اندر رہتا ہوں اور نہیں معلوم ہوتا کہ کسی کو کیا ضرورت ہے۔ آج کل مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے بعض اوقات خادم بھی غفلت کرسکتے ہیں۔ آپ اگر زبانی کہنا پسند نہ کریں تو مجھے لکھ کر بھیج دیا کریں۔ مہمان نوازی تو میرا فرض ہے۔

اب کسی کو یہ خیال گزرے کہ میں تو آرام سے الگ رہتا ہوں اور سارے لوگ مہمان نوازی میں جتے ہوئے ہیں۔ اب یہ زمانہ بدل چکا ہے۔ ہزاروں لاکھوں مہمان سلسلہ کے آتے رہے ہیں۔ قادیان میں بھی یہاں بھی ہزارہا آتے ہیں' انڈونیشیا میں بھی' مگر میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ ہر آنے والے کے لئے اٹھ کر خود پیش کروں اور اس طرح خدمت کروں مگر اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود(۔) کی سنت پر عمل کرنے کی بجد کوشش کیا کرتا تھا۔ مجھے یاد ہے ہمارے گھر بہت کثرت سے مہمان آکر مجلس لگایا کرتے تھے اور غالباً حضرت مرزا صاحب (مکرم عبدالحق صاحب مراد ہیں۔ مرتب) بھی کبھی ان کی مجلس میں شامل ہوتے ہوں۔ اس وقت جہاں تک ممکن تھا ان کے لئے خود اندر سے چیزیں لاکر کھانا پیش کیا کرتا تھا' مشروب پیش کیا کرتا تھا اور بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ بیوی کی طبیعت خراب تھی یا نوکرانی گھر پہ نہ ہوتی تو میں خود ان کے لئے روٹی پکاتا اور وہ روٹی لے کر ان کے سامنے پیش کیا کرتا تھا۔ یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ اب میرے اور حالات ہیں اب آپ سب لوگ جو خدمت کر رہے ہیں یہ حضرت مسیح موعود(۔) کے خدام ہیں اور میری نمائندگی میں ہی ایسا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

اب مہمانوں میں سے' احمدی مہمانوں میں سے بھی جو خوشحال ہوا کرتے تھے ان کے لئے حضرت مسیح موعود(۔) ہر قسم کا تکلف بھی کیا کرتے تھے۔ مثلاً ایک دفعہ محمد رضوی

صاحب وکیل ہائی کورٹ حیدر آباد دکن سے ایک جماعت لے کر آئے۔ سید صاحب ان ایام میں ایک خاص جوش اور اخلاص رکھتے تھے۔ حیدر آبادی لوگ عموماً ترش سالن کھانے کے عادی ہوتے ہیں آپ نے خاص طور پر حکم دیا کہ ان کے لئے مختلف قسم کے کھٹے سالن تیار ہوا کریں تا کہ ان کو تکلیف نہ ہو۔ ایسا ہی سیٹھ اسماعیل آدم' بمبئی سے آئے تو ان کے لے بلاناغہ پلاؤ اور مختلف قسم کے چاول تیار ہوتے تھے کیونکہ وہ عموماً چاول کھانے کے عادی تھے۔ مخدومی حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی (-) بھی ان ایام میں قادیان میں ہی تھے۔ غرض آپ اس کا انتظام کیا کرتے تھے کہ مہمان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

حضرت مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے اپنے واقعہ کا خود اپنی قلم سے ذکر کیا ہے جو ان کی کتاب تائید حق میں چھپا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کرسکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بری عادت تھی۔ امرتسر میں تو پان ملا لیکن بٹالہ میں مجھ کو کہیں پان نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نامعلوم کس وقت میری اس بری عادت کا تذکرہ کردیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی روانہ کیا۔ دوسرے دن گیارہ بجے دن کے وقت جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا۔

اب یہ بھی بہت ہی ایک خاص انداز کی روایت ہے۔ بعض لوگ مہمان نوازی سے ناجائز فائدہ بھی اٹھا لیتے ہیں۔ بستر دیا ہے ان کو' تو بستر ہی لے کر غائب ہو گئے۔ تو ایک دفعہ ایک مہمان آیا جس کے متعلق مہمان نواز کو حضرت حافظ حامد علی صاحب کو شک تھا کہ یہ ایسا ہی ہے اور اس کو لحاف وغیرہ دیا تو لے کر بھاگ جائے گا۔ اس پر حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ اس کو لحاف نہیں دینا چاہئے۔ آپ نے فرمایا اگر یہ لحاف لے جائے گا تو اس کا گناہ اس کو ہوگا اور اگر بغیر لحاف کے سردی سے مر گیا تو اس کا گناہ ہمیں ہوگا تو بہتر ہے کہ اس کا گناہ اسی کو ہو اس کی وجہ سے ہمیں گناہ نہ پہنچے۔

26 جولائی 1904ء بمقام گورداسپور کی ایک روایت جو ملفوظات میں درج ہے یہ ہے۔ یہاں ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پنجاب جو کہ حضرت اقدس کے ایک عاشق صادق تھے۔ اپنی اس پیرانہ سالی میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔ آج انہوں نے رخصت چاہی جس پر حضرت اقدس (-) نے فرمایا کہ آپ جا کر کیا کریں گے۔ یہاں رہیئے اکٹھے چلیں گے۔ آپ کا یہاں رہنا باعث برکت ہے۔ اگر کوئی تکلیف ہو تو بتلادو اس کا انتظام کردیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد آپ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی ضرورت کا علم اہل عملہ کو نہ ہو اس لئے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ جس شے کی اسے ضرورت ہو بلا تکلف کہہ دے اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔

پس آنے والے مہمانوں کو میں حضور کی یہ نصیحت اس لئے سنا رہا ہوں کہ اس خیال سے کہ تکلیف نہ ہو' اپنی ضرورت کی جس کی ان کو عادت ہو جماعت کے سامنے اس کا ذکر کردیا کریں اور ورنہ حضرت مسیح موعود (-) نے تنبیہہ کی ہے کہ اگر وہ اس کو تکلف سے چھپائیں گے تو یہ گنہگاری ہے۔ "ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔" بعد ازیں حضرت اقدس نے میاں ہدایت اللہ صاحب کو خصوصیت سے سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کیا کہ ان کی ہر ضرورت ان کو بہم پہنچائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن یکم ستمبر 2000ء)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 9 اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
منگل 10۔اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-45
بدھ 11۔اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-45
بدھ 11۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-06

جنرل پرویز مشرف ہمارے دشمن ہیں

مکرم

خارجہ بھارت کے جونیئر وزیر اجیت کمال پانجانے اے ایف پی کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ دنیا میں صرف جنرل پرویز مشرف ہی بھارت کے دشمن ہیں اور وہ بھارت کے ساتھ اچھے تعلقات قائم نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات صرف اسی وقت بہتر ہو سکتے ہیں جب پاکستان میں کوئی منتخب حکومت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف ہمیشہ سرخ آنکھوں کے ساتھ بھارت کی طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ احساس نہیں کہ بھارت میں ایک ارب عوام ہیں اور ان کی دو ارب آنکھیں ان کی طرف گھور سکتی ہیں۔ انہوں نے جنرل پرویز مشرف پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ وہ اپنے اقتدار کو طول دینے کیلئے اندرون ملک کرپشن فوبیا کو استعمال کر رہے ہیں۔

صدر تارڑ پر قاتلانہ حملہ

وفاقی دارالحکومت کی پولیس نے صدر مملکت پر مسلح حملے کی کوشش اس وقت ناکام بنادی جب وہ ایوان صدر سے ایک تقریب میں شرکت کیلئے مقامی ہوٹل جا رہے تھے۔ حملہ آور کو موقع سے جدید آتشیں اسلحہ سمیت گرفتار کر کے پوچھ گچھ شروع کر دی گئی ہے۔ ملزم کا تعلق قبائلی علاقے اور کزئی ایجنسی سے بتایا جاتا ہے۔

امریکہ پاکستان کی معلومات بھارت کو دے گا

امریکہ بھارت کو افغانستان میں طالبان اور پاکستان کی سرحدوں پر واقع کشمیری مجاہدین کے مبینہ تربیتی کیمپوں کی خفیہ معلومات اور سیٹلائٹ سے حاصل کردہ ان کی تصاویر فراہم کرے گا۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز نے امریکی خفیہ ادارے کے حوالے سے انکشاف کیا ہے کہ اسامہ بن لادن کے گزشتہ دسمبر میں اردن میں پکڑے جانے والے 16 ساتھیوں ملنے والی یہ معلومات حاصل کی گئی ہیں۔

نمائش کمپیوٹرز

ایسوسی ایشن آف کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) کے زیر اہتمام مورخہ 15۔ اکتوبر بروز اتوار ایوان محمود میں کمپیوٹرز کی ایک نمائش اور کمپیوٹرز سافٹ ویر کے مقابلہ کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

نمائش میں جدید کمپیوٹر کی نمائش اور مختلف کمپیوٹر کمپنیز کمپیوٹرز سے متعلقہ مفید مشوروں کے لئے تشریف لا رہی ہیں۔

اس کے علاوہ احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کے مابین کمپیوٹر سافٹ ویر کا مقابلہ بھی ہو گا شائقین حسب ذیل پروگرام کے مطابق استفادہ کرسکتے ہیں۔

مرد حضرات صبح 9 بجے تا 11 بجے وبعد دوپہر 2 تا 4 بجے

اور خواتین 11 تا 1 بجے نمائش دیکھنے کے لئے تشریف لا سکتی ہیں۔

(پیٹرن AACP)

ماسٹر واچ کمپنی سیل اینڈ سروس
تمام امپورٹڈ گھڑیوں کا مرکز۔ فون 6664690
5 سخی پلازہ مین بولیوارڈ ڈیفنس سوسائٹی روڈ لاہور

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

نواز سیٹلائٹ
6 فٹ سالڈ ڈش MTA کیلئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں اور اب بارعایت اور جدید UPS بھی خرید فرمائیں۔
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور۔ فون دکان 7351722
پروپرائیٹر: شوکت ریاض قریشی۔ فون گھر 5865913

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس: 5123862
ای میل knp_pk@yahoo.com

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات کڑے اور چوڑیوں کا با اعتماد مرکز
صرافہ بازار رنگ محل لاہور فون 766 2011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور فون 512 1982

دورہ نمائندہ الفضل

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ الفضل ربوہ شعبہ اشتہارات کی طرف سے اشتہارات کی ترغیب اور وصولی کے لئے آج کل اوکاڑہ کے دورہ پر ہیں۔ امراء، صدران مربیان اور جملہ احباب اور کاروباری حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون نمبر 214510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

قابل قدر مشورہ۔ قابل اعتماد علاج۔ قائم شدہ 1968ء
صابری دواخانہ
سیرپور چوک بھمبر (آزاد کشمیر)

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
9 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 5418406-448406

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلورلنک پرنٹرز
کتب، وزٹنگ کارڈ، لیٹرپیڈ، بروشرز، شادی کارڈز، کیلنڈرز
کلر فل ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
ایڈریس: احسان منزل نسبت روڈ لاہور فون فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر 632606-642605

ہمارے ہاں کاسمیٹکس کی تمام ورائٹی موجود ہے
السید پبلک کال آفس اینڈ جنرل سٹور
چوک قلعہ کاروالا (سیالکوٹ)
پروپرائٹر: سید حسنات احمد۔ فون آفس 7550503-0303

تمام ایئرلائنز کے ٹکٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں۔
کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ملٹی سکائی ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ
S.N.C-6 سنٹر بلاک 12/D فضل الحق روڈ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون 2873030,2873680 فیکس 825111
Email:multisky@isb.pol.com.pk

اسلام آباد میں پراپرٹی اور کرایہ پر لین دین کیلئے
VIP Enterprises
Property Consultant
سہیل صدیقی 2877423-270056

نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ڈی فریزرز۔ ائرکنڈیشنر۔ واشنگ مشین۔ ٹیلی ویژن
فون 7357309 - 7223228
1۔ لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

Estd. 1924 MAS Ph. 7237516
Naseer Ahmad Rajput
Muneer Ahmad Azhar Rajput
MAHBOOB ALAM & SONS
THE RAJPUT CYCLE WORKS
24-Nila Gumbad, Lahore.
Deals in
All sorts of cycles, cycle parts, baby cycles, baby cars, prams, swings, walkers and etc.

کراچی کی فینسی ورائٹی K-22 میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ کاٹھیاں والا بازار سیالکوٹ
فون دکان 594674 رہائش 265155
پروپرائٹر: عمران مقصود۔ موبائل 617823-0300

M. MOOSA & SONS 100 YEARS ESTB. 1900
ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

DASCO داؤد آٹو سپلائی
سرپرست اعلیٰ: شیخ محمد الیاس
ڈیلر: ٹویوٹا ہائی لکس ٹویوٹا ہائی ایس۔ کرولا۔ سوزوکی۔ ڈاٹسن۔ مزدا گاڑیوں کے معیاری پاکستانی آٹو پارٹس۔ ہول سیل میں دستیاب ہیں۔
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون 7725205 رہائش 7285439

SUZUKI
Baleno
Cultus
Bolan
Mehran
Sunday open
Friday Closed
گاڑیاں
نقد و آسان اقساط پر
دیدہ زیب رنگوں اور ہر ماڈل میں دستیاب ہیں
حاضر سٹاک فوری ڈیلیوری
MINI MOTORS
AUTHORISED A CLASS DEALERS
54-Industrial Gulberg III, Lahore
Tel: 5712119-5713689-5873384

FAROOQ ESTATE
ALL YOUR PROPERTY NEEDS IN LAHORE
جائیداد کی خرید و فروخت نیز مکان، دفاتر وغیرہ کرایہ پر حاصل کرنے کیلئے رابطہ فرمائیں
3-E Main Market Gulberg II
Lahore. Ph.042-5757847+8
Email:chfarooq@mexlinx.net.pk

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون۔647434

SOFT VALLEY
Institute of Information Technology
MAIN FEATURES
- The only institute having a faculty from leading software houses
- Proven track record in IT training
- Own software development house
- Affiliated with international software houses
- Job placement available through our office in USA
- Purpose built lab for BCS/MCS
- Fully air-conditioned environment
- Canteen facility
- Hostel facility available for outstation students
- Extra curricular activities i.e. games clubs, visits etc.

ANNOUNCES
BCS
24 months
MCS
18 months
Special Merit Scholarship!!!
Rs. 50,000/-
7th October 2000
Last date of application
22-A, Main Boulevard, Faisal Town, Lahore.
Ph; 5170932-33, Fax: 5167379,
E-mail: softvalley@starplace.com

MUJTABA INTERNATIONAL
EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND SPORTS PRODUCTS
284-W, DEFENCE SOCIETY, LAHORE, PAKISTAN.
TEL: (92-42) 6668281, 5724654, 5823482
FAX: (92-42) 5730970 Email: mujtaba_99@yahoo.com

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61